# رمضان المبارک کی آمد آمد

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم
نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

**الحمد للّٰہ رب العٰلمین، والصلاۃ والسلام علی سیّد الانبیاء والمرسلین، وعلی اله وصحبه اجمعین، ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین، اما بعد!**

رمضان المبارک کی آمد نہایت ہی خوشی اور مسرت کا باعث ہے اور ہر مسلمان اس ماہِ مبارک کا اِستقبال کرتے ہوئے اَپنے دِل میں ایک خوشی محسوس کر رہا ہے اور اللہ کا شکریہ اَدا کر رہا ہے کہ اُس نے ایک بار پھر یہ مبارک مہینہ نصیب فرما کر روزہ جیسی اَہم عبادَت اَدا کرنے کا موقع دِیا ہے جس میں وہ اس عبادت کے ذریعہ تقویٰ کی صفت حاصل کرے گا اور اَپنے نفس اور خواہشات پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد اَپنی اِسلامی شخصیت کو ظاہر کرے گا۔ روزہ اِسلام کے پانچ اَرکان میں ایک رُکن شمار ہوتا ہے۔ اِرشادِ بارِی ہے:

**يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱)**

ترجمہ: ''اے اِیمان وَالو! فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا
تم سے اَگلوں پر تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔'' (۲)

آج ہر مؤمن کو اِس عظیم مہینہ کی آمد پر خوشی ہے، اِس لیے کہ یہ کمائی اور نفع حاصل کرنے کا مہینہ ہے۔ اِس ماہ میں ایک فرض کے اَدا کرنے پر ستر فرض کے برابر ثواب ملتا ہے جسے کسی دُوسرے مہینہ میں اَدا کیا جائے اور اِس ماہ میں نفلی عبادات کے اَدا کرنے پر فرض کے برابر ثواب ملتا ہے اور روزہ دَار کا روزہ اِفطار کرانے پر روزہ دَار کے برابر ثواب ملتا ہے چاہے پانی کا گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔

آج ہر مسلمان اِس مبارک مہینے کی آمد پر مسرت محسوس کر رہا ہے، کیوں کہ اُس کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وَسلم کی یہ بشارَت ہے:

**''عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: من صام رمضان ايماناً واحتساباً غفرله ماتقدم من ذنبه، ومن قام رمضان ايماناً واحتساباً غفرله ماتقدم من ذنبه،**

ومن قام ليلة القدر ايماناً واحتساباً غفر له ماتقدم من ذنبه"(۳)

ترجمہ: ''جس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا اِیمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے تو اُس کے گزشتہ گناہ معاف کر دِیئے جائیں گے اور جس نے رمضان کی راتوں میں عبادت کی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

اِس مبارک ماہ کی آمد پر جنت کے دروازے کھول دِیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دِیا جاتا ہے تاکہ اِیمان والوں کے لیے اِس مبارک ماہ میں عبادت کرنا آسان ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِس مبارک ماہ کی آمد پر خاص اہتمام فرماتے تھے اور شعبان کی آخری تاریخ میں حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع فرما کر اُن کے سامنے اِس مبارک ماہ کی اَہمیت، فضائل اور اس کی خصوصیات بیان فرماتے۔ تاکہ ہر مسلمان جب اس فریضے کو اَدا کرے تو اُس کے سامنے اس کی عظمت اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ فضائل ہوں اور وہ اِس فریضہ کو اَدا کر کے اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے لوگو! تمہارے پاس ایک عظیم الشان مبارک مہینہ آرہا ہے۔ اُس میں ایک رات ایسی ہے جس میں عبادت کرنا ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے کو فرض قرار دِیا ہے اور اُس کی راتوں کی عبادت کو نفل قرار دِیا ہے جس شخص نے اس ماہ میں کوئی بھی خیر کا کام کیا اُسے ایک فرض کے برابر ثواب ملے گا، جو کسی نے رمضان کے علاوہ اَدا کیا ہو اور جس نے اس ماہ میں ایک فرض اَدا کیا اُسے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا، جو کسی نے رمضان کے علاوہ اَدا کیا ہو۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مؤمن کے رزق میں اِضافہ کر دِیا جاتا ہے، جس نے اس ماہ میں کسی روزہ دار کا روزہ اِفطار کرایا تو اُس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور اُس کی گردن آگ سے آزاد ہو جائے گی اور اُسے اس روزہ دار کے ثواب کے برابر اَجر ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر شخص کے بس کی بات نہیں کہ وہ روزہ دار کو روزہ اِفطار کرائے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ثواب اللہ تعالیٰ ہر اُس شخص کو عطا فرمائے گا جس نے روزہ دار کو روزہ اِفطار کرایا چاہے ایک کھجور سے یا سادے پانی سے یا دُودھ کے گھونٹ سے۔ پھر فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے جس کے اِبتدائی حصہ میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور درمیانے حصے میں گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور آخری حصہ میں گردنوں کو آگ سے آزاد کرایا جاتا ہے، جس شخص نے اس مہینہ میں اَپنے غلام اور خادِم کے کام میں تخفیف کر دِی، اللہ اسے معاف کر دے گا اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا، اس مہینہ میں چار خصلتوں کو کثرت سے بجا لاؤ ان میں دو خصلتیں تو وہ ہیں جن کے ذریعے تم اَپنے رَب کو راضی کرو گے اور دو خصلتیں وہ ہیں جن

کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں۔ وہ دو خصلتیں جن کے ذریعے تم اَپنے رَب کو رَاضی کرو گے: ایک کثرت سے لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھو اور دُوسری کثرت سے اِستغفار کرو اور دو وہ خصلتیں ہیں جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ایک اُس سے جنت کا سوال کرو اور دُوسری اللہ تعالیٰ سے آگ کی پناہ مانگو اور جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوضِ کوثر سے پانی پلائے گا جس کے پینے کے بعد اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔''(۴)

رمضان المبارک کا مہینہ نزولِ قرآن کا مہینہ ہے، اِس ماہ میں جس قدر ہو سکے قرآنِ کریم کی تلاوت کی جائے اور اللہ جل شانہ کی رحمتوں اور برکتوں سے مستفید ہوا جائے، ہمارے شیخ و مربی محدث العصر حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے، اَنوار و تجلیاتِ ربانیہ سایہ فگن ہوں گی، عاصی پُر معاصی اِبنِ آدم کے لیے سامانِ مغفرت تیار ہوگا، جوادِ مطلق کے جود و کرم کا فیضان عام ہوگا، اِیمان و عمل کی بہار آئے گی، توفیق و سعادت، شکست خوردگانِ معصیت کا دَامن تھامے گی، رندانِ بادہ نوش بھی ایک بار توبہ و انابت کی سلسبیل میں غوطہ لگا کر قدسیوں سے قدم ملانے کی ہمت کریں گے، اَبوابِ جنت مفتوح ہوں گے، اَبوابِ جہنم پر قفل چڑھا دِیئے جائیں گے، ''اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور اے شرک کے قاصد رُک جا'' کی غیبی صدائیں بلند ہوں گی، ہر رَات بے شمار گنہ گاروں کی آتش دوزخ سے آزادِی کے فیصلے سنائے جائیں گے۔

نفس اَمارہ کے تزکیہ و اِصلاح کے لیے حق تعالیٰ نے روزہ فرض فرمایا تاکہ مؤمن تقویٰ کے بلند مراتب حاصل کر کے مرتبہ وِلایت پر فائز ہو جائے، رَاتوں کو قرآنِ کریم سننے سنانے کی ترغیب دِی اور اَپنا کلامِ پاک بندوں کی زبان پر جارِی کرنے کے مواقع بہم فرمائے، روزہ سے نفس کے تزکیہ کا سامان اور رُوح کی تربیت کے لیے کلامِ پاک سے بہرہ اَندوز ہونے کا اِنتظام فرمایا گیا، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اِس ماہِ مبارک میں زمین کا رابطہ ملاءِ اَعلیٰ سے قائم کر دِیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو جب سے لیل و نہار کا نظام قائم فرمایا ہے عجیب و غریب برکات و تجلیات کا موسم بنایا ہے اور اِس خاک کے پتلے کی اِصلاحِ رُوح و تہذیبِ نفس کے لیے جب کبھی کوئی آسمانی تحفہ اُتارا ہے اس کے لیے اِسی ماہ کا اِنتخاب فرمایا گیا ہے، صحف اِبراہیم سے قرآنِ کریم تک تمام رُوحانی تحفے اور عجیب عجیب اَحکامِ ربانی اور قوانینِ اِلٰہی پر مشتمل نظام نامے سب اِسی ماہِ مبارک کی برکات ہیں... اَلغرض حق تعالیٰ نے اَزل ہی سے کائنات کو اَپنی رحمت سے سرفراز کرنے کے لیے اِس ماہِ مبارک کو مشرف فرمایا ہے۔

بہر حال رمضان مبارک مصحفِ سماویہ اور کتبِ اِلٰہیہ خصوصاً قرآنِ کریم کی ایک دِینی یادگار ہے، جو وحی آسمانی نے خود قائم کی ہے، لیکن اِس یادگار اور جشنِ وحی کے لیے صرف یہ صورتیں نہیں رَکھی گئیں کہ جگہ جگہ چراغاں کیا جائے، دَر و دِیوار عجیب و غریب جاذِبِ نظر و دِل کش مناظر سے آراستہ کیے جائیں،

رَنگا رَنگ قمقموں سے سرزمین جگمگا اُٹھے، شامیانے لگائے جائیں، تفریحات کا دور دورہ ہو، عبادَت کی فکر ہو نہ نماز کا خیال، خدا کا نام ہو نہ کوئی دِینی کام، بے جا اِسراف وتبذیر کر کے قوم اور ملک کی توانائی کو ختم کیا جائے، گویا ایک خدا فراموش قوم کی زِندگی ہو جس کو اِبتداء کی فکر نہ اِنتہاء کا تصور، نہ مبداء کا خیال ہو نہ معاد کا عقیدہ، یوں ہی لہو ولعب کی دُنیا ہو اور عیش پرستی کا سامان۔

آج کل جو یادگاریں قائم کی جاتی ہیں اُس کا حاصل تو یہی ہوتا ہے لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں اِصلاحِ نفوس کے لیے بھیجی ہو، جس سے رُوحوں کو جلا ملے، جس سے اِنسان حیوانات اور دِرندوں کی صف سے نکل کر فرشتہ خصلت بن جائے، غریبوں اور فقیروں کی خبر گیری کی جائے، مسکینوں، یتیموں پر رحم کیا جائے، اَلغرض اِنسان اِنسانیت کے اَعلیٰ ترین اَخلاق واوصاف سے آراستہ ہو جائے، انہی مقاصد کے پیشِ نظر حق تعالیٰ نے ماہِ رمضان المبارک کے روزے فرض کر دِیئے اور رَاتوں کو قیام کی سنت جارِی فرمادِی، تاکہ بندۂ مؤمن اس کی رَاتوں میں قرآن پڑھے یا سنے، کبھی بارگاہِ عظمت و جلال کے سامنے سربسجود ہو کر، کبھی جھک کر تعظیم وتقدیس بجالائے، کبھی کھڑے ہو کر قرآنِ کریم کے رِقت اَنگیز نغموں سے دِل کو گرمائے اور ''یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعلٰی جُنُوْبِھِمْ'' وہ یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے بھی، بیٹھے بھی اور لیٹے بھی کا پیکر بن جائے اور دِنوں میں اِسی قرآن پر عمل کی توفیق نصیب ہو، آنکھیں نیچی اور زبان کلمۂ خیر کے علاوہ بند رَکھے، لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے، نفسانی خواہشات کے کسی تقاضے کو پورَا نہ کرے، صدقہ وخیرات کرے، ہر کارِ خیر کی طرف لپکے اور اُس کی بجا آورِی میں دریغ نہ کرے، ہر بُرائی سے بچے، اَلغرض سیرت وصورَت اور عمل وکردَار کے لحاظ سے سراپا فرشتہ بن جائے، ظاہر وباطن کی ایسی اِصلاح ہو جائے کہ اُس کے سرتاپا سے ظاہر ہو کہ یہ ایک باخدا قوم کا فرد ہے، اَب آپ کے خیال میں ماہِ رمضان اور نزولِ قرآن کا باہمی تعلق وَاضح طور پر آ گیا ہوگا، یہ ہے حقیقی یادگار نزولِ قرآن کی۔'' (۵)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ ماہِ مبارک کی آمد پر خوشی کا اِظہار کرے اور دِل سے اس کا اِستقبال کرے، دِن میں روزہ رَکھے اور اُس کے تمام آدَاب بھی بجالائے، اس کی رَاتوں کو تراوِیح اور عبادَت میں گزارے۔ قرآنِ کریم کی تلاوَت کرے اور اَپنی اِستطاعت کے مطابق فقراء ومساکین کی خدمت کرے، نیز روزے کی حالت میں اَپنی زبان، آنکھ، کان، ہاتھ اور سارے اَعضائے جسم کی گناہوں سے حفاظت کرے۔ تاکہ یہ فرض اللہ کے ہاں قبول ہو اور اس کے اَچھے اَثرات ہمارِی زِندگی میں ظاہر ہوں۔

## حواشی وحوالہ جات

(۱)...البقرۃ:۱۸۳ (۲)...ترجمہ از شیخ الہندؒ (۳)...مشکوٰۃ،ص:۱۷۱ (۴)...الترغیب:۲۲۸/۱

(۵)....بصائر وعبر،جلد دوم،ص:۴۰۷